

ابن عباسؓ کا خارجیوں سے مباحثہ



نظر ثانی و ترتیب:

فضیلہ شیخ محمد اسامہ حماد
حفظہ اللہ تعالیٰ

ابن عباس رضی اللہ عنہ

کا

خارجیوں سے مباحثہ

ترتیب و تسہیل

محمد اسامہ حفظہ اللہ

انتباہ

کتاب ہذا، آن لائن کتاب ہے جو ویب سائٹ ٹرو منہج پر دی گئی ہے اس کتاب کو خصوصی طور پر انٹرنیٹ اور پرنٹ میڈیا پر رکھنے کے لئے مرتب کیا گیا ہے تاکہ اس کی نشر و اشاعت ہو سکے چونکہ اس کتاب کو مفت آن لائن تقسیم کیا جا رہا ہے لہذا اس کی ذاتی یا تبلیغی مقاصد کے لئے پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذریعہ سے محض اس کے مندرجات نشر کرنے کی اجازت مرحمت کی جاتی ہے لیکن منافع کمانے کے لئے چھاپنے (پبلش کرنے) کی اجازت ہر گز نہیں الایہ کہ اصل پبلشر سے پیشگی اجازت طلب کی جائے اور اس کی اجازت دے دی جائے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ دستیاب وسائل بروئے کار لانے اور ممکنہ احتیاط برتنے کے باوجود انسانی کوتاہی کا امکان بہر حال موجود رہتا ہے چنانچہ کمپوزنگ یا سیٹنگ کے سلسلے میں تمام احتیاطی تدابیر کے باوجود بھی اگر کوئی کوتاہی سامنے آتی ہے تو ہم اللہ سے معافی کے طلبگار ہوں گے اور ان احباب کے حد درجہ ممنون و مشکور ہوں گے، جو ہمیں اس پر مطلع فرمائیں گے، تاکہ اس میں اصلاح ہو سکے۔ اللہ اسے ہر مسلمان کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

والسلام

ٹرو منہج ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

ان الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادي له و اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً عبده و رسوله۔ اما بعد!

خوارج کا فتنہ کوئی نیا نہیں کہ اسکی پہچان مشکل ہو یا اس سے تنبیہ کرنے والے کم ہوں۔ یہ فتنہ صحابہ کرام کے دور سے اٹھا اور قیامت تک کسی نہ کسی شکل میں اپنا وجود برقرار رکھے گا، جیسا کہ صحیح احادیث میں مذکور ہے۔ اسلام کے اس اولین دور میں خوارج پر شیطان نے جو تلبیسات کر کے انکو گمراہ کیا تھا، اس کے توڑ کے لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہ جنہیں نبی ﷺ نے مفسر قرآن کا خطاب دیا تھا، یعنی ان سے بہتر قرآن کی تفسیر و تشریح کوئی نہیں جانتا تھا، میدان مناظرہ میں کودے تھے۔ انہوں نے خوارج کے پیش کردہ قرآنی استدلالات کا موعظ حسنہ سے درست معنی و تفسیر پیش کر کے ان گمراہ فکر لوگوں کو لا جواب کر دیا تھا۔

یہاں ہم خوارج اور مفسر قرآن کے مابین اس مذاکرے کا منظر پیش کر رہے ہیں تاکہ سب جان سکیں کہ خوارج کی ہمیشہ سے بنیاد کیا رہی اور انکی افراط و تفریط کس درجہ تک انکی اصلاح کی راہ میں رکاوٹ بنی رہی ہے۔

اللہ ہمیں ہمیشہ صراط مستقیم پر گامزن رکھے اور خوارج کی گمراہ کن فکر سے محفوظ فرمائے۔ آمین

اخو کم فی الدین

ڈاکٹر عبداللہ السلفی

مباحثہ

جب خار جیوں کے شر نے سراٹھایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خار جیوں کی طرف بھیجا کہ ان سے وہ بات چیت کریں

انہوں (خار جیوں) نے کہا:

[إِنَّ الْحُكْمُ لِلَّهِ]

ترجمہ: ”کہ حکم اللہ کا ہی ہے۔“

اس کے جواب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو میں بھی مانتا ہوں لیکن عورت اور مرد کے جھگڑے میں اللہ نے (حکم) بنانے کا حکم دیا ہے :

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ﴿النساء: 35﴾

ترجمہ: اور اگر تم (اوپر والوں) کو ان دونوں (میاں بیوی) میں کشاکش کا اندیشہ ہو تو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو عورت کے خاندان سے بھیجو اگر ان دونوں آدمیوں کو اصلاح منظور ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان (میاں بی بی) میں اتفاق فرماویں گے بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے علم اور بڑے خبر والے ہیں۔

پھر مزید ان (خار جیوں) سے کہا،

احرام والا جب شکار کھیل لے تو (حکم) بنا کر فیصلے کا حکم دیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهُ مِّنْكُمْ مُّتَعَدِّيًا ۖ
فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعْمِ يَحْكُمُ بِهِ (المائدہ: ۹۵)

ترجمہ: اے ایمان والو وحشی شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالتِ احرام میں ہو اور جو شخص تم میں اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر پاداش واجب ہوگی جو کہ مساوی ہوگی اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کر دیں

اب تم بتلاؤ کہ عورت مرد کا معاملہ اور شکار کا معاملہ اہم ہے یا امت کے فتنہ و فساد کا اور ان کی آپس کی خوریزی اور پراگندگی کا؟

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے نہ لڑو جب تک وہ خود نہ نکلیں وہ لڑائی کے بغیر باز تو رہنے کے نہیں، اس پر میں نے کہا امیر المؤمنین آپ نماز کو ذرا اٹھنڈا کر کے پڑھیں، میں ان میں جا کر ان سے اپنی کہنی اور ان کی سننا چاہتا ہوں۔ علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، لیکن مجھے ڈر ہے کہ آپ ان میں جا کر ان سے کوئی ایذا نہ اٹھائیں، لیکن چونکہ مجھے اپنے اچھے اخلاق پر اور کسی کو کبھی کوئی رنج نہ پہنچانے کا پر اعتماد تھا کہ میرا دشمن کوئی نہیں۔

اس لیے میں نے عمدہ یمنی حلہ پہنا اور ٹھیک دوپہر میں ان کے پاس جا پہنچا انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہلے تو میرے لباس پر اعتراض کیا۔ میں نے یہ آیت تلاوت کی: **قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ كَذَلِكَ نَفْصِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۳۲﴾** الاعراف: ۳۲

ترجمہ: ”آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے کپڑوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیمت کے روز بھی خالص رہیں دنیوی زندگی میں خاص اہل ایمان ہی کے لیے ہیں ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھداروں کے واسطے صاف صاف بیان کیا کرتے ہیں۔“

اور کہا میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یمنی حلہ پہنتے دیکھا ہے اور وہ بہتر سے بہتر اور اچھے سے اچھا۔

انھوں نے کہا! خیر! اچھا یہ فرمائیے کہ آپ کیسے تشریف لائے ہیں؟

میں نے کہا میں اپنے ساتھی رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی آپ کے بہت ہی محبوب کے پاس سے آ رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب وحی کے تم سے زیادہ عالم ہیں انہی پر قرآن اترا ہے۔ میں ان کی طرف سے تمہیں پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارا جواب انہیں پہنچا دوں گا۔ تم یہ بتلاؤ کہ آخر تم اس سے کس بات پر بگڑ بیٹھے ہو؟

یہ سن کر ان (خارجیوں) کے بعض نے کہا: قریشی بڑے جھگڑالو ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہے۔“

وَقَالُوا آلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ

﴿الزخرف: 58﴾

پھر بعض (خارجیوں) نے کہا، اچھا ان (ابن عباسؓ) سے بات کرو۔

چنانچہ دو یا تین آدمی میری طرف بڑھے اور کہنے لگے اگر آپ چاہیں تو آپ بات کریں اور اگر آپ چاہیں تو ہم بات کریں؟

میں نے جواب دیا: نہیں! آپ ہی گفتگو کیجئے۔

انہوں نے کہا: ہم نے علی میں تین باتیں پکڑی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس نے حکم لوگوں کی طرف کر دیا حالانکہ فرمان الہی ہے۔ **[إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ]** ”حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔“

میں نے کہا: سنو! ایک چونی کے برابر کے خرگوش کو جب کہ کوئی حاجی احرام کی حالت میں شکار کر لے تو اللہ نے حکم دیا ہے کہ لوگ اس کے بدلے کا فیصلہ کر دیں۔

مرد و عورت کی ناچاقی کی صورت میں ایک حکم اس کی طرف سے اور ایک اس کی طرف سے مقرر کر نے کا خدائی حکم ہے:

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ﴿٣٥﴾ النساء: 35

بتاؤ تمہارا یہ اعتراض اٹھ گیا؟

انہوں (خارجیوں) نے کہا ہاں ہماری تشفی ہو گئی۔

انہوں (خارجیوں) نے کہا: اچھا اور سنو! اس (علیؑ) نے امیر المؤمنین کے لفظ کو اپنے لیے کٹوانا منظور کر لیا تو جب امیر المؤمنین ہی نہیں تو امیر الکفرین ہیں۔ نعوذ باللہ۔

میں نے کہا: میرا جواب بھی سن لو! اگر میں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے دلیل دوں تو کیا تم اپنے خیال سے لوٹ جاؤ گئے؟

انہوں (خارجیوں) نے کہا یقیناً!

میں نے کہا: تم نے سنا ہو گا یا کم از کم تمہیں یہ بات پہنچی ہو گی کہ حدیبیہ والے سال سہیل بن عمرو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”لکھ یہ ہے وہ شرائط نامہ جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے۔“ تو مشرکین کہنے لگے:

”اگر ہم آپ کو رسول اللہ ﷺ مانتے تو پھر یہ لڑائی جھگڑے کیوں ہوتے؟“

چنانچہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ علی! لفظ ”رسول اللہ“ کو مٹا دو۔

کہو (خارجیو) تمہارے اعتراض کا جواب ہو گیا؟

انہوں نے کہ ہاں صاحب، ہو گیا۔

میں نے کہا: اب سنو تمہارا تیسرا اعتراض یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے قتال تو کیا لیکن نہ قید کیا اور نہ مال کو بطور غنیمت کے لیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ کیا تم اپنی ماں کو گالیاں دینا اور جو سلوک غیروں سے کیا جائے وہ اپنی ماں سے کرنا اچھا سمجھتے ہو؟ اگر تم ہاں کہو تو تمہارے کفر میں کوئی شک نہیں رہا تم اسلام سے نکل گئے پس دو گمراہیوں کے درمیان ہو۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ اسی طرح جو جو دلیل میں ان کے سامنے پیش کرتا ہر ایک کے جواب میں وہ کہتے ہاں درست ہے چنانچہ میری اس تقریر سے ان میں سے دو ہزار لوگوں نے توبہ کر لی اور چھ ہزار باقی رہ گئے۔۔۔

استفادہ: اعلام الموقعین

(از ابن القیم الجوزیہ)

ترجمہ: مولانا محمد جونا گڑھی۔